

محمد لکڑی
۲۳/۱۰/۱۳۲۷

27/10/73

100
Hagid

4504

شالوک

شیخ
بابا و سرید
تبع شکر

بہار
تذکرہ

خالد حسین - سیراستہ

ترتیب و تشریح

* شایع کردہ *
دول و شیر پنجابی سہت سبھا، المیر بادار سہت سہت

**SRI RAMAKRISHNA
ASHRAM**

LIBRARY

**Shivalya, Karan Nagar,
SRINAGAR.**

Class No. _____

Book No. _____

Accession No. _____

100
Hario

SHI RAMAKRISHNA ASHRAMA
LIBRARY SRINAGAR.
Accession No- 4504...
Date ...

شی بابا فرید گنج شکر

PROF CHAMAN LAL SAPRU
189 - Lal Nagar, P. O. Natipura
SRINAGAR (Kmr.) 190015

بمعہ تشریح *

ترتیب و تشریح *

خالد حسین * پروفیسر یواسنگھ *

● شایع کردہ

جموں و کشمیر نجابی سہ ماہی بازار سری نگر *

مطبوعہ مرکٹ ٹیلے پریس سرینگر

کتابت محمد صدیق
(راہ بابا صاحب رفاہی لال) سری نگر

قیمت: پچاس پیسے

بابا شیخ فیصل الدین مسعود گنجشکر

ہندوستان میں متعدد روحانی سلاسل جاری رہے ہیں۔ ان سلاسل میں سب سے زیادہ مقبولیت سلسلہ چشتیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ اس کی داغ بیل تو شیخ ابوالسحاق شامیؒ نے ۶۹۴ھ میں ڈالی تھی۔ لیکن اس کو پروان چڑھانے اور پھیلانے کا کام حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجپوریؒ نے انجام دیا۔ اس سلسلہ مقدسیہ کی اہم کڑی خواجہ اجپوریؒ کے پیروترشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے شروع ہوتی ہے جو ایک بار مندر بھی آئے اور جن کے حکم پر خواجہ بندہ نواز ہندوستان تشریف لائے حضرت خواجہ اجپوریؒ نے اپنے مرید کامل حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کو سلسلہ چشتیہ کی گدڑی کا جانشین مقرر کیا۔ اور دہلی میں قیام کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ نے اپنے مرید حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجشکر کو چشتی سلسلہ کی گدڑی سونپی۔

خواجگان چشتیہ کے یہ نامور بزرگ اور پنجابی ادیب کے بابا آدم ۵۶۹ھ ہجری بمطابق ۱۱۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۹۵ھ سال کی نبی عمر پا کر ۶۶۶ھ ہجری بمطابق ۱۲۶۵ء میں وفات پا گئے۔ پیر خواجہ پیریؒ میں آپ کی ولادت کا سن ۶۱۱ء بتایا گیا ہے اور وصال کی عمر ۹۳ سال دی گئی ہے۔ فوائد الفوائد میں بابا جی کے انتقال کی تاریخ ۵ محرم دی گئی ہے۔ پاک پٹن ضلع ساہوال یا شگری۔ مغربی پنجاب (پاکستان) میں اب بھی بابا فریدؒ کے مزار پر ہر سال ۵ محرم کے روز ایک بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔

”جواہر فریدی“ ”سیار الادب“ ”فوائد الفوائد“ اور دوسرے تذکرہ دہل کے مطابق بابا فریدؒ کے آباؤ اجداد کا بل کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جب انکی دہلی حکومت نہ رہی اور ان پر قافیہ جیانت تنگ کیا جاسے لگا تو حضرت بابا فریدؒ کے دادا قاضی شعیب اپنے تین فرزندوں اور تمام عزیز و اقارب کو چہرہ لیکر لاہور تشریف لائے۔ حکومت وقت نہایت تعظیم سے پیش آئی اور انھیں ضلع ”کھوتی وال“ جسے ”چادلی مشیخ“ بھی کہتے ہیں کا قاضی مقرر کر دیا۔ ”کھوتی وال“ آجکل ملتان کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ چنانچہ اسی گاؤں میں مسعود الدین بابا شیخ فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کی دنیا قائمہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولانا جلال الدین ہے۔

حقاً اور بعض تذکروں کے مطابق کمال الدین سلیمان آپ کی والدہ نیک سیرت خاتون تھیں۔ چچی پاکیزہ زندگی گزارتی تھیں۔
 کے لئے مشعل راہ تھی۔ چنانچہ دین سے لگاؤ۔ باطن اور پاکیزہ زندگی مسود کو اپنی ماں سے ورثے میں ملی۔
 تعلیم و تربیت کی غرض سے مسود کو غمان کے بڑے دینی مدرسہ میں داخل کرایا گیا۔ آپ نہایت دہش تھے
 حضورؐ سے پی عرصہ میں ان فرماں مجید حفظ کیا۔ اور علیٰ غایت کی کتب پڑھیں۔ تھان لائن و نون علماء و مکرز تھا۔ چنانچہ آپ غمان
 کے جلیل القدر علماء سے کجیل علوم و فنون میں مشغول ہو گئے۔ ایک روز اتفاقات آپ کی ملاقات حضرت تھاب الدین نجفیؒ سے
 کا کی گئی تھی۔ آپ نے خواجہ کا کی کی تاباں اور درشتاں پیشانی دیکھی۔ اور اپنا سر آن کے قدموں پر ڈال دیا۔ کا کی نے
 سر اٹھا کر سینہ سے لگایا اور بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ بیعت کے بعد جب پیر و مرشد دہلی جانے لگے تو میرے بھی دہلی
 جانے کی تمنا ظاہر کی۔ لیکن مرشد نے تمہیں علوم و فنون کی تعلیم کرتے ہوئے فرمایا۔ بے علم درویش نہایت خطرناک اور
 نقصان دہ ہوتا ہے۔

تجربہ علوم کے بعد آپ نے ہندوستان سے باہر کئی ملکوں کی سیاحت کی۔ اور کئی ادیبانہ اور علماء سے ملاقاتیں کیں اور
 سے واپسی پر سیدہ امی اپنے پیر و مرشد کے پاس تشریف لے گئے۔ مرشد نے آپ کو ایک الگ حجرہ دے دیا اور اس طرح آپ تربیت
 باطنی اور اصلاح میں مصروف ہو گئے۔ مشق و دعا کی یہ باطنی مسافر نفس کٹی کرتے۔ ہے۔ کئی کئی روز گیارہ روزہ رکھتے۔ راتوں
 کو جاگ کر اور عبادت میں مصروف رہ کر اپنے مرشد کا دل کی نظر غایت کے طلبگار رہے۔ لیکن مرشد اپنے ممکن میں ہی اگر توفیق
 رہے۔ مرید ٹرپ اٹھے۔ فرمایا میں تمہیں سکایا ہوں۔ تمہیں کھانا لگاؤ۔ اے صاحب نہ بڑا دیکھ بندہ کے بھاگ
 عاشق صادق کا ثابت قدمی دیکھ کر آخر کا کی کچھ آئے۔ بہرہ و شفقت سے بھر پور نظر آپ پر ڈالی مسود کو لے لگایا۔ اور فرمایا دین و
 ملت بنا دیا۔ سارے پردے چاک ہوئے۔ دل متور ہوا۔ اور باغ فریاد میں کہہ اٹھے۔

فرمایا جنگل جنگل کیا سجوے دن لکڑا موڑے۔ دیکھا رہا بیانیے۔ جنگ کیا ڈھونڈے۔
 پیر و مرشد کے دھال کے بعد پہلے آپ ہنسی تشریف لے گئے۔ لیکن بعد ازاں اجداد دھن یا جود دھن میں مستقل طور پر سکونت
 اختیار کر لی اجداد دھن بابا کی ہر برکت سے بعد میں پاک پٹن لکھایا۔ پاک پٹن میں آپ کے قیام کی وجہ سے پنجاب و سندھ کے مولویوں
 میں تبلیغ اسلام میں کافی مدد ملی۔ آپ کی زندگی سرفراز، طریقت اور تصوف کی حوزہ تھی۔ آپ نے دنیا داری میں رہتے ہوئے
 دنیاوی لالچ اور براہوں سے سخت موڑا۔ ایک بار سلطان ناصر الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ آپ کی صحبت سے اس قدر
 متاثر ہوا کہ چند گناؤں کا فرقان اور کافی رقم دیکر ایک ذریعہ بھیجا۔ آپ نے جہاں باغ فرمایا۔ خود تہندوں کو دو۔ ہارے خواجگان
 نے ان چیزوں سے ہمیشہ پرہیز کیا ہے۔ بابا فرید ایک کابل درویش تھے۔ آپ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے دور
 رہے۔

تھے۔ آپ نے تین شادیوں کیں۔ آپ کے نکاح میں خاندانِ غلام مال کے بادشاہ غیاث الدین بن کا صاحبزادی بی بی یزیدہ بھی تھیں جن کے بطن سے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق نو بچے پیدا ہوئے۔ لڑکوں کی اولاد خوب چھٹی۔ چنانچہ درگاہ نظام الدین، دلیا دہلی کے قلعے بھی بیزادہ ہیں، وہ سب آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے دورِ حیات میں فلسفی اور شخصی بربریت سے دیش کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اس حالت کو آپ یوں بیان کرتے ہیں۔

فرید اکبرائے انا اگلا اکناں ناہیں توں
اگے گئے میا پنیں چوٹاں کھاسی کون

”خیر اللہ اللہ اس کے مطابق اپنے تئیں کیا ہی کہیں جن میں آپ کا صوبہ کلام دراز تھا۔ آپ نے اپنی مادی زبانِ پنجابی کے علاوہ فارسی اور عربی میں بھی شمار کچھ ہیں۔ پنجابی میں تو آپ ہی پہلے صاحبِ دلیان صوفی شاعر گزر رہے ہیں۔ چنانچہ پنجابی قوم آپ کو اپنے تئیں بھرادی خزانے کا بآبادام مانتی ہے۔ آپ آج سے سوڑا آٹھ سو سال پہلے پنجابی میں اپنی خزانے کا گمے۔

کن سئے عیوض کلی دل کا فی نگرہ داست
باہر دے چائناں دل اندھیری رات

آنانہ گزرتے پر بھی آپ کا شرفِ کلامِ پنجابیوں کے دلوں سے دور نہیں ہوا۔ پنجابیوں نے آپ کے کلام کو اپنی روح کی غذا بنا دیا ہے۔ چنانچہ گوردگرتھ صاحب میں بھی ”شوکی شیخ فرید کے“ کے عنوان کے تحت بابا فرید کے ۱۱۲ اشوک اور چار شہدائے گئے ہیں دوشہدراگ آس میں اور دوراگ سوہ میں ملے ہیں۔ جنہیں ہمارے کھجالی بہن بررد زکیر تن کی صورت میں لگاتے ہیں۔ گوردگرتھ صاحب میں دیئے گئے آپ کے کلام سے متعلق پنجابی دنیا میں کافی بحث و مباحثہ رہا ہے۔ کچھ محقق اس کلام کو شیخ فرید گئے شکر کا جاتا ہے ہیں اور کچھ اسے علامہ کہتے رہے ہیں۔ لیکن تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ کلام شیخ فرید الدین سودگن شکر کا جاتا ہے۔ پنجابی سادہ دانا تھا اس حصہ اول نامی کتاب میں اس کا تفصیل سے ذکر ہے۔ بابا فرید کے کچھ اقوال زرین بھی ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ جاہل زمانہ کو زندہ خیال نہ کرو۔ ۲۔ بورت کو کبھی اور کبھی بھی جگہ نہ بھولو۔ ۳۔ نفس کو مادی دولت کے لئے ذلیل

نکرو۔ ۴۔ جب اہل دولت کیساتھ بیٹھو تو دین کو فراموش نہ کرو۔ ۵۔ اپنے عیب پر ہمیشہ نظر رکھو۔ ۶۔ اگر عزت دوسرے مادی کے طالب ہو تو مفلسوں اور شکستہ دلوں کے پاس بیٹھو۔ ۷۔ اگر نہیں اسودگی و آسائش کی ضرورت ہے تو خود نکرو۔ ۸۔ جو تم سے ڈرتا ہے اس سے ڈرو۔ ۹۔ اپنے خاندان کی حرمت و عزت محفوظ رکھو۔ ۱۰۔ باطن ظاہر سے عمدہ اور بہتر رکھو۔ و غیرہ

اس کتاب میں ہم نے بابا فرید کے جس پنجابی کلام کی تشریح کی ہے۔ وہ گوردگرتھ صاحب سے لیا گیا ہے

ہم بابا جی کے آٹھ سو سال سن ولادت پر ان کے کلام کے کچھ حصے کو آپ تک پہنچانے میں خوشی محسوس کر رہے ہیں

خالد حسین

۱۔ چٹ دھیڑے دھن دری سا ہے لیئے بکھائے
ملک بے کئی سنی دامونہ دکھائے آئے

جند نامی کڈیتے ہڈاں کو کڑ کا
سا ہے بکھے نہ چلنی جند کوں سمجھائے

جند وہی مرن ور لے جاسی پرنائے
آپن ہتھی جوں کے کئے گل لگے دھائے

واکوں بجی پر سلاط کئی نہ سنیاے
فریدا کڑی پوندی کھڑا نہ آپ مہسائے

روح کی دہن کو موت کے فرشتے سے بیا ہے جانے والا وقت مقرر ہے۔ اس دن اعزائیل
جس کے بارے میں پتا کرتے تھے۔ اپنی شکل آن دکھاتا ہے۔ وہ ہڈیوں کو توڑ توڑ کر یعنی اقیبت دیکر

جان نکالتا ہے۔ ارے بھائی! اپنے جان و دل کو سمجھاؤ کہ موت کا وقت ٹالا نہیں جاسکتا۔

انسانی جان ایک دہن ہے اور موت اس کا دہا، جو اسے ضرور بیاہ لے جائے گا۔ تو خود وقت

رفعت یہ کس سے گلے لگ کر دے گی۔

کیا تو نے نہیں سنا کہ پٹ سراط بال سے بھی باریک ہے؟ بابا فرید سمجھاتے ہیں کہ درویشی فقری

پٹ سراط کی طرح ہی کٹھن راہ ہے جس پر چلنا بہت ہی مشکل ہے۔ اے فرید! تمہارے کانوں میں

آوازیں پڑ رہی ہیں کہ تو اپنے آپ کو یوں نہ ٹٹا۔ یعنی تجھے برائیوں اور گناہوں سے بچنے کے لئے گورو اور

پیغمبر نصیحتیں کر رہے ہیں۔ تو ان کی طرف توجہ ہو اور اپنی زندگی کو بے کار ضایع نہ کر۔

۲۔ فریدا دردِ دیسی گا کھڑی چلاں دنیا بہت
بٹھاٹھائی پوٹی کیتھے وںجھاں گھٹ.....

۱۔ اے فرید! تو درویشی کے مشکل ترین راستے کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا داری کی راہ پر بھی گامزن ہے۔ تو نے تو دنیا داری کی گھٹاڑی سر پہاٹھالی ہے۔ جیسے چھوڑ کر اب تو کہاں جاسکتا ہے
یعنی دنیا سے منہ موڑنا اور لاپ کو چھوڑنا سالانہ کام نہیں ہے۔

۲۔ فرید! اسے توں عقل لطیف کاٹے لکھ نہ لیکھ

آنپڑے گریبان میں سیر نیواں کر دیکھ

۳۔ اے فرید! اگر تو غفلت مند ہے تو دوسروں کی برائیوں پر تنقید نہ کر۔ ان کی عیب جوئی نہ کر۔ بلکہ اپنے گریبان میں نتھڑال کر دیکھ کہ تجھ میں کتنے عیب ہیں.....

۴۔ فرید! جو تیں مارن مکینیاں تیاں نہ مارے گھم

آنپڑے گھر جاسیے پیر تیاں دے جم.....

۵۔ اے فرید! اگر تجھے کوئی مارے تو بدلے میں تو اس پر ہاتھ نہ اٹھا۔ بلکہ ان کے قدموں کو چوم لے اور اپنے گھر کو چلا جائے۔ یعنی اگر کوئی دکھ دے تو بدلے میں اسے دکھی نہ کر.....

۶۔ دیکھ فرید! جو تھیا دارھی ہوئی سبھو

اگوہ نہڑا آیا کھپار پہا و در.....

۷۔ اے فرید! دیکھ لے۔ اتنا تو دارھی سفید ہو چکی ہے۔ یعنی بوڑھا پا آچکا ہے۔ موت قریب ہے اور کچن بہت دور جا چکا ہے.....

۸۔ فرید! خاک نہ نہ دیتے خاک جو جیڈ نہ کوئے

جیوندیاں پیراں تلے مویاں اوپر ہوئے

۹۔ اے فرید! مٹی کی برائی نہ کر۔ مٹی ایسی چیز کوئی بھی نہیں ہے۔ جب ہم زندہ ہوتے ہیں تو ہمارے پاؤں تلے ہوتی ہے اور مرتے کے بعد ہمارے اوپر۔

۱۸۔ خریداریاں بھرتاں نیوئیں کیا، بھرتاں گڑا نیوئیں
 کچر کھج بنگائیے چھپرے طے میہوں

اے فرید! اگر تو خدا کی بندگی کسی لالچ کی وجہ سے کرتا ہے تو یہ حقیقی عبادت نہیں ہے۔ جب
 ہم میں لالچ ہے تو تو خدا سے پیار جھوٹا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کسی ٹوٹے بھوٹے قیمت سے
 بزرگ کا پانی نیکتا رہے تو ایسی قیمت کی بجائے کسی دیر گزردہ سودہ ہو سکتی ہے۔

۲۰۔ فرید جھنگل جنگل کیا سمجھوے ون کنڈ امورے
وہی رب ہیا ایسے جنگل کیا ڈھونڈے

وہ تو تمہارے دل میں بیکار کہہ ہوئے ہیں۔ تو اسے جنگلوں میں تلاش نہ کرو۔

۴۱۔ فرید اراکیت و دیباں دیکھو دیکھو آسن پاس
دھڑکن تنناں دا جیو بیا جاناں وڈائی آس

اے فرید! لمبی راتوں میں جسم کا انگ انگ دکھنے لگتا ہے۔ کسی غیر کی آس لگائے ہوئے
سہاں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یعنی جو لوگ غیروں پر تکیہ کرتے ہیں۔ کسی بیگانے کی آس امید
پر جیتے ہیں، ان کا جینا تو ایک لذت ہے۔ بابا جی کا ارشاد ہے کہ صرف ایک خدا پر بھروسہ کیا جائے
اور اس پر تکیہ کیا جائے۔

۴۳۔ فریادِ لوطی و داغِ مجبوریاں کیکرے نیچے جھٹ
بندرے ادن کتابیں واپس لے لے پے

۱۔ فریاد عبادت کے بنیہر سکھی جیون کی امید رکھنا اس جاٹ کی مانند ہے جو بڑا کیک
ہے اور کبوتر کے علاقہ کا بڑھیا انکو رکھنا ناچا تا ہے۔ ساری عمر اون کا مارتا ہے۔ لیکن پہننے

کے لئے ریشم چاہتا ہے۔

۲۴۔ فہرید اگیلے چکر دو گھر زناں پیارے نیہوں

چال تال بچھے کھلی رہاں تال تو مٹے نیہوں

اے فرید! محبوب کا گھر دوسرے اور گلی میں کچھڑ ہے۔ اگر میں اپنے محبوب سے ملنے کو جاتا ہوں تو بارش کی دھبے میری کھلی بھیگ جاتی ہے اور نہ جاؤں تو میرا پیار ٹوٹ جاتا ہے بابا فرید! فرماتے ہیں کہ یہ دنیا ایک گلی ہے۔ جس میں لالچ، برائی اور کئی دنیا دی گناہوں کا کچھڑ ہے جو نمیدالہی سے ملنے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ یعنی یہ چیزیں خدا کی عبادت سے انسان کو دور رکھتی ہیں۔ اور ان چیزوں سے ہر انسان کا واسطہ پڑتا ہے۔ چنانچہ اگر انکی جانب توجہ مرکوز رہے تو خدا سے ٹھکانا ہے۔

۲۵۔ بچھو بچھو کھلی الٹ در سو ملینہوں

جائے مال تال سمجھاں تو ٹوٹا ہوں نیہوں

میری کھلی بے شک بھیک جائے۔ اللہ تعالیٰ امینہ بھی برساتا رہے۔ میں تو اپنے صاحب سے ضرور ملوں گا۔ تاکہ میرا پیار ٹوٹ نہ جائے۔ یعنی بلا شک دنیا برائیوں کا گھر ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ خدا سے سچی لوگاتے ہیں۔ ان کے راستے میں نفس پرستی اور دوسری دنیاوی برائیاں حال نہیں ہوتیں۔

۲۶۔ شکر کھنڈ نوات گڑھا کھیلوں ماجھا دودھ

سے وست تو مٹھیاں رہا نہ پڑن ترھ

شکر، گڑھا، مصری، گڑھا، شہداد، بھینس کا دودھ یہ سب چیزیں بہت میٹھی ہیں، لیکن اے

خدا تیرے نام کی مٹھاس ان سب سے زیادہ ہے۔

۶۸۔ فریادِ روی میری کاٹھ کی لاؤں میری بھکھ

جہاں کھادی چوڑی گھنے سہن گے دیکھ

اے فریادِ میرے پاس کھانے کے لئے روٹی کا ٹکڑا ہے اور بھوک میرا سان ہے
اور جو لوگ دنیا میں لذتِ بچوان کھاتے ہیں۔ انہیں اتنے ہی زیادہ دکھ بھیلے پڑتے ہیں۔ یعنی اپنے
دکھ سے کافی ہزنی روکھی سوکھی روٹی زیادہ بہتر ہے۔ نیک کامی سے حاصل کردہ سادہ روٹی زیادہ
تکین دیتی ہے۔ اس سے زندگی سنورتی ہے۔ انسان خوش و خرم رہتا ہے۔ لیکن اگر غلط کامی سے
ذلت بخش کھانے کھائے جائیں۔ تو ان دنوں روکھی رہتا ہے۔ ایسے کھانوں کا پس کا اٹھیں خواہ کر دیتے
۶۹۔ روکھی روکھی کھائے کے ٹھنڈا پانی پی او

فریادِ دیکھ پرانی چوڑی منہ ترسائے جی او

اے فریاد! اپنے ہاتھوں سے کافی ہوئی روکھی روکھی روٹی کھا کر ٹھنڈا پانی پی
لے اور اس پر قناعت کر۔ دوسروں کی لذتِ روٹی دیکھ کر اپنا دل نہ ترسا
۷۰۔ جو بن جانے نہ ڈراں بے سوہ پر میت نہ جائے

فریادِ کتنی جو بن پریت بن سک گئے کھلائے

اے فریاد! مجھے جوانی کے نذر جانے کا ڈر نہیں ہے۔ اگر محبوب سے میرا پیار سلامت رہے
اس کے ٹوٹ جانے کا فہم نہ ہو تو بلا شک میری جوانی بیت جائے۔ پیار کے بنا کتنی ہی جوانیاں
سوکھ کر مر جاتی ہیں۔

۷۱۔ برہم برہم آئیے برہماتوں سلطان

فریادِ جہت تن برہماتہ او تجھے سو تن جہان

اے فریاد! ابھی جہاں کو کوستے ہیں۔ لیکن تیرے لئے توجہ دانی سلطان ہے۔ برہم سے

بڑی چیز کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ جس شری میں برہما کی پڑا نہیں ہے۔ ہرانی کا غم نہیں ہے۔ وہ
 کسی نشان یا تبرستان سے کم نہیں۔۔۔

۳۸۔ فرید چار گویا ہنڈ کے چار گویا ہنڈ
 لیکھا رب تنگی میا توں آہلوں کیر کم

اے فرید! دین کے چار پہر تو تو نے دوڑ دھوپ میں اور رات کے چار پہر
 سو کر گوا دیئے۔ خدا تجھ سے حساب مانگے گا کہ تو دنیا میں کس کام کے لئے آیا تھا۔ تو تو کیا جواب
 دے گا؟

۳۹۔ فرید ابارہ پر اے پینا سائیں تجھے نہ وہ
 جے توں ایو میں رکھی جینو سریر و لیب
 اے فرید! اپنے خدا سے کہہ (اے دنیاوی عیش و آرام کی خاطر) تجھے پرانے در پر بیٹھا
 نہ کر۔ اگر تو نے مجھے غیر کا محتاج رکھا ہے تو یہی جسم سے جان نکال لے۔ یعنی دوسروں کا محتاج
 بننے سے ترموت اچھی ہے۔

۴۰۔ فرید اوکھ کیا ہے جو تھیدا بے سر تھیدا بنا
 کما دے ار کا غدے گئے کو تیکہ پنا

مندے محل کریندیاں ایہ سچائے تنہا
 اے فرید! اوکھ، کہ کپاس کو جب بیٹنے میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی کیا حالت ہوتی
 ہے۔ اسی طرح جب تلوں کو کوٹھو میں ڈالا جاتا ہے تو اس پر کیا ہوتی ہے۔ یوں ہی گئے، کافرو
 مٹی کی مانند ہیں اور کونوں کا بھی یہی عشر موتا ہے۔ چنانچہ یہی سزا ان لوگوں کو بھی ملتی ہے جو برے
 اعمال کرتے ہیں۔

۵۹۔ فرید! جتنی کمیں ناہیں گن تے کھڑے دوسار

متا سر مندرہ سکتیو ہی سائیں جے دربار۔

اے فرید! برے کام چھوڑ دے۔ ان سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں مالک کے دربار میں شرمندہ ہونا پڑے۔

۶۰۔ فرید! صاحب دی کر چاکری دل دی لا بے سیر اند

در ویشاں نوں کوڑیے رخاں دی حبیر اند

اے فرید! نفس پرستی چھوڑ دے۔ دنیاوی سکھ آرام بھول جا۔ اپنے دل سے

ایسے بھرم نکال۔ اور صرف خدا کی عبادت کر۔ سچی عبادت ہی دردیشی ہے۔ اور دردیشوں کا حوصلہ درختوں کی طرح بلند ہونا چاہیے۔ مضبوط ہونا چاہیے۔ بالکل درختوں کی جڑوں ایسا۔

۶۱۔ فرید! کالے مینڈے کپڑے کالا مینڈا دیس

گنہیں بھریا میں پھراں لو کہ کپڑے دردیش

تیرے کپڑے کالے ہیں۔ پورا پیر میں ہی کالا ہے۔ اور تو گنہوں سے بھرا ہوا ہے

پھر بھی اے فرید! لوگ تجھے دردیش کہتے ہیں۔ اس شلوک میں بابا جی کی انکساری دیکھیے۔

۶۲۔ فرید! بے نوا جا کتیا ایہ مہ بھلی ریت

کب ہی چل منہ آیا تنجے دخت مہیت

بابا فرید! اپنے آپ کو کوسے ہوئے کہتے ہیں کہ تو بے نماز رہتا ہے۔ بے نماز رہنا کوئی

بھلی ریت نہیں ہے۔ نماز تو کچھ پر خدا نے فرض قرار دی۔ اور تو ایسا گناہ گار ہے۔ جو نماز پنجگانہ

ادا کرنے کے لئے مسجد تک نہیں آتا۔ اس شلوک میں بابا جی یہ سمجھاتے ہیں کہ احکاماتِ خدا دندی پر

عمل نہ کرنا گناہِ عظیم ہے۔ ایسے شخص اور کتنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اٹھ فرید انجوساج صبح نواج گزار

جوسر سائیں منہ نوے سو برکپ اتار

اے فرید اٹھ۔ منید سے بے دار ہو، دنگو کر اور صبح کی نماز ادا کر۔ جوسر خدا

کے آگے نہیں جھکتا۔ اسے کاٹ دو۔

جوسر سائیں منہ نوے سو برکپ کبجے کائیں

۷۲

کئے پیچھ جلائے بالن سندے تھائیں

جوسر اپنے رب کے آگے نہ جھکے، اسے سجدہ نہ کرے۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ اس

کا جواب بھی بابا فرید آپ یوں فرماتے ہیں کہ وہ سر ہانڈی پکانے کے لئے جو لہے میں بالن کے

طور پر جلانا چاہئے۔

فرید اکتھے تینڈے ماپیا چنی تول جینے ادے

۷۳

تیں پاسوں ادہ لہ گئے تو ابے منہ چنی تولے

اے فرید! تمہارے بال باپ کہاں ہیں؟ جنہوں نے تمہیں جنم دیا۔ وہ تو تجھ سے کب کے

جدا ہو چکے ہیں۔ کیا تجھ ابھی یقین نہیں ہوتا۔ یعنی میرے دنیا فانی ہے۔ اگر ماں باپ چلے گئے ہیں تو تجھے بھی

موت کا پام پنا ہوگا۔ یہ دستور جہاں ہے۔

چلن چین رتن سے سینیر بہ گئے

۷۴

ہیڑے متی دھاہ سے جانی چل گئے

بیا نسیہ؟ ضیف العری کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جوانی میں جن

اجزائے برائے کو بڑا گمان ہوتا ہے۔ وہی بڑھاپے میں اس کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ ٹانگیں، دانت

آنکھیں اور کان یعنی چلنے پھرنے، دیکھنے اور سننے کے اجزاء کار ہو جاتے ہیں۔ اپنی طاقت

کھو بیٹھتے ہیں۔ انسان اپنی ناقوانی پر اندر بہتا ہے۔ جسم چلتا ہے کہ اس کے ساتھ اس سے جدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے اے انسان! کچھ کمی بھی بات کا گھنڈہ نہیں ہرنا چاہیے۔ خدا کی ذات بڑی بے نیاز ہے۔
۷۸۔ فرید! بڑے دراصل کو غصہ من منہ ہنڈائے

دیہی روگ سے لگتی ہے سب کچھ پاسے
اے فرید! بڑے انسان سے بھی بھلائی کر غصے کو من میں پناہ نہ دے۔ یہ بری چیز تیشہ کے لئے تھوک دے۔ ایسا کرنے سے تمہارا جسم بیماریوں سے پاک رہے گا اور تمہارے پاس سب کچھ محفوظ رہے گا۔ اچھائیوں کا خزانہ ہمیشہ تمہارے پاس بھرا رہے گا۔ تمہارا جیون سُر جائے گا۔

۸۱۔ فرید! میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو دکھ سبائی سے جاگ
اوپر چڑھ کے دیکھیں تال گھر گھر ایسا اگ
اے فرید! تم نے سمجھا تھا کہ ایک تو ہی دکھی ہے۔ پر دکھی تو سارا جہاں ہے۔ اور جیب تو نے ذرا اوپر اٹھ کر دیکھا۔ دنیا کی طرف نظری۔ بڑے غور و فکر سے شاہد کیا تو پتہ چلا کہ یہ آگ۔
تو گھر میں لگی ہوئی ہے۔ یعنی ہر انسان دکھی ہے۔

۸۸۔ فرید! ایسے تن بھونکنے والے تیرے تیرے کون
کتنے بچے دے رہاں کتنے گے لپٹوں
اے فرید! یہ جسم تو بھونکتا رہتا ہے۔ کون روز روز اس بھونکنے سے دکھی ہوتا ہے۔
تو کانوں میں روٹی ڈال لے تاکہ تو یہ شور سن ہی نہ سکے۔ بابا فرید! نفس پر قابو پانے کی تلقین کرتے ہوئے
فرہاتے ہیں کہ انسانی جسم دنیاوی خواہشات سے بھرا ہے۔ یہ تقیاتی خواہشات ہر وقت انسان کو
تنگ کرتی رہتی ہیں۔ لیکن نفس پر قابو پانے سے اور اپنی خواہشات کو نظر انداز کرتے۔ یہ ہی انسان کا

گزر ہو سکتا ہے کیوں کہ جس نے اپنے نفس پر قابو پایا، اس نے خدا کو پایا۔

۹۰۔ فرید اتن سر کا پنجہ سر تھنیا تھنیاں کھو نڈیں گا گ

ایسے سو رہتا نہ بوسہ سڑیا دیکھو بندے کے بھاگ
اسے فریاد تو یاد الہی میں اس قدر کھو چکا ہے کہ تمہارا تن سوکھ کر ایک پتھر کی صورت
اختیار کر گیا ہے۔ کوئے تمہارے تنوے نوج رہے ہیں۔ پھر بھی تو اپنی قسمت دیکھ کر اب بھی
تجھے اپنے رب کا دیدار نصیب نہیں ہوا۔

۹۱۔ کاگا کرنگ دھندو لیا سگلا کھا لیا اس

ایسے دو دنیاں امت چھوڑ کر دیکھیں گی اس
اسے کوئے اتونے تو میرے جسم کا پتھر بھان مارا ہے۔ اور سارا گوشت کھا ڈالا ہے لیکن
ان دو آنکھوں کو نہ چھوڑنا۔ کیوں کہ انہیں اپنے پیارے محبوب (خدا) کے دیدار کی آس ہے۔

۹۲۔ کاگا چو نڈ نہ پتھرہ بسے تاں ادر جائے

چت پتھرہ میرا شوہ بسے ماس نہ ترو کھائے
اسے کوئے میرا جم جو پٹریوں کا ایک پتھر بن چکا ہے۔ اسے اور نہ نوج ثواب اڑیا
کیوں کہ یہ تو تیسرے میں ہے۔ اس پتھر میں تو میرا محبوب بسا ہے۔ اس لئے اس کا گوشت کھانا
تیسرے لئے اچھا نہیں ہے۔

۹۳۔ کندری اتنے رُخرا کچیرک بن دھیر

فریاد اپنے کچھ لٹے دیکھتے کچیرا میں
دریا کے کنارے لگا درخت اتنی دیر کھڑا رہ سکتا ہے۔ اسی طرح اسے فریاد اپنے برتن میں
پانی اتنی دیر کھنکھن سکتا ہے۔ پایا جی نے انسانی جسم کو کیا برتن کہا ہے کہ اس میں رُخرا اتنی دیر بس کرے

گی۔ آخر اس نے اس مٹی کو پھوڑ جانا ہے۔ انسانی جسم کی طاقت لمحہ بہ لمحہ ذائل ہوتی ہے اور موت کی ندی اسے ایک نہ ایک دن ضرور بہا لے جائے گی۔

۹۷۔ فرید اعلیٰ نسخہ رہ گئے واسا آیتل
گوراں سے سنا نیاں بہن روہاں مل
آکھیں سینا بندگی چلن ارج کہ کل

اسے فرید اہموت کے آنے پر محل خالی رہ جاتے ہیں۔ اور ان محلوں کو چھوڑ کر انسان کو زمین کے نیچے بسر کرنا پڑتا ہے۔ پھر قبروں میں رخصتیں اپنا ٹھکانا بنالیتی ہیں۔ اے شیخ! تو بھی خدا کی سچی عبادت کر۔ کیوں کہ تجھے بھی آج یا کل اس جہان فانی سے جانا ہے۔

۱۰۶۔ فرید اتنا مکھ ڈراؤ نے جنا دسارین ناؤں
ایتھے دکھ گھنہ ریا اگے ٹھوہر نہ ٹھاؤں

اے فرید! جو خدا کا نام لینا چھوڑ دیتے ہیں، اسے سہول جاتے ہیں۔ ان کے منہ بھڑے اور ڈراؤ نے سے لگنے لگتے ہیں۔ انھیں اس دنیا میں بھی بے شمار مصیبتوں کو بھیلنا پڑتا ہے اور اس دنیا میں بھی ان کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔

۱۰۷۔ فرید اچھیل رات نہ ہاگیوے جیونڈر و موہیوے
جے تیں رب دسار یا تاں رب نہ و سرتیوے

اے فرید! اگر تو رات کے کچھلے پیر نہ جاگے۔ یعنی علی الصبح اٹھ کے خدا کی عبادت نہیں کرتا تو تیری زندگی ایک مردے کے برابر ہے۔ تو اس طرح جیتے جی ایک ملامو انسان ہے۔ اگر تو نے خدا کو بھلا ڈالا ہے۔ لیکن خدا نے تجھے نہیں بھلایا ہے۔ یعنی پروردگار تیرے اعمال پر نگاہ رکھتے ہوئے ہے۔

صبر بھنگھ کمان اے صبر کافی بھسنو
صبر سدا بان خالق خطا سنہ کمری

جس شخص کے دل میں صبر کی کمان ہو، صبر کا چلہ ہو (کمان کو جو ٹرنسہ والا دھاگہ) اور صبر کا
ہی تیر ہو تو خدا اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا۔ بابا فرید! فرماتے ہیں کہ خداوند برحق صبر کا پھل ضرور
دیتا ہے۔

صبر ایہو سو اوجے توں بندہ در دھ کرے
ودھ تھیلوے دریا وٹ نہ تھیلوے واہڑہ

اے بندے! صبر ہی زندگی کا حاصل ہے۔ اگر تو صبر پر کامل یقین رکھ کر دیکھ گا تو تو ایک دریا
کی صورت اختیار کرے گا۔ یعنی با صبر زندگی سے تو ساری دنیا کا پیار پائے گا۔ تیرا دل دریا ہو جائے
گا۔ اس کے برعکس جو تو صبر کا دامن چھوڑ دے گا تو ایک چھوٹے نالے کی مانند ہو جائے گا۔

سرور پنکھی تہیکر و سچا ہی وال پچاس
ایہ تن لہری گد تھیلیا سچے تیری آس

اس دنیاوی تالاب میں ان ان اکیلے پنکھی کی طرح ہے۔ اور اسے اپنے جال میں پھانسنے
والی پچاسوں برائیاں ہیں۔ دوسرے صبر سے میں بابا فرید خود سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں
کہ تیری زندگی ان گناہوں کی لہروں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اے سچے رب! ان سے چھٹکارا حاصل
کرنے کے لئے اب تجھ بن کوئی نہیں ہے؟

کون سو اکھر کون گن کون سو نیاں منت
کون سو ویسو ہو کمری جت وس آئے کنت

وہ کون سا حرف ہے، کونسا دھن ہے، کون سا نتر ہے اور وہ کون سا روپ ہے
جس کے عمل میں لانے سے میرا محبوب میسر نہیں میں آجائے۔

۱۲۷۔ بیوان سوا کھر کھوون گن چہبا میناں مذبت
ایہ ترے بہنیں ولسن کرتاں دس آوی کرت

۱۔ بیوانا نرئی اور پلئی وہ لفظ ہے، یہداشت کرتا وہ وصف ہے اور چھایا ہوا اور
بڑا ستر ہے جس کی دیر سے تو اپنے محبوب کو اپنے بے شک کر سکتی ہے۔ بابا جی نے این دونوں
شو کوں میں بیوی اور خاندان کے تعلقات کی مثال دیکر سمجھایا ہے کہ جس عورت میں یہ تینوں خوبیاں
ہوں گی وہ اپنے خاوند کا پیار حاصل کر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر یہ اچھائیاں انسان میں ہوں تو
وہ خدا کو پاسکتا ہے۔

۱۲۸۔ مدت ہوندی ہلوے ایامہ اتان ہوندرے ہویتانہ
ان ہوندرے اپ دنڈرائے کوئی ایسا بھگت سرائے

جو انسان عقل مند ہوتے ہوتے بھی انجان بنا رہے۔ اپنی عقل و فہم پر غرور نہ کرے۔
طاقتور نہ ہوئے بھی اپنے کو کمزور سمجھے، یعنی اپنی طاقت کا بے جا استعمال نہ کرے۔ اور کچھ پاس
نہ ہوتے ہوتے بھی، اپنا سب کچھ دوسروں کے لئے وقف کر دے۔ دہی سچا بھگت کہلاتا ہے۔

۱۲۹۔ اکا بچھکا نہ گالا سے سمجھالسا میں سچا دھمئی
ہیا تو مشہ کیہی سٹھا ہے، مانک سبیا امور لے

ایک بھی کڑوا بول نہ بول۔ سب انسانوں میں سچا مانک بس رہا ہے۔ کسی کا دل نہ دکھا
کیونکہ انسانی دل انمول ہوتا ہے۔

۱۳۰۔ سبھاں من مانک ٹھاہن مول چانگوا۔ جے تو پر یادوی سبک ہیا ونہ ٹھاہن ہرا
سب جانداروں کے دل مونیوں ایسے قیمتی ہیں۔ کسی کو دکھ دنیا اچھا نہیں۔ اگر تجھ اپنے پیارے رب
سے ملنے کی لگن ہے۔ تو کسی کا بھی دل نہ دکھا۔

اساتذہ فریدی

نوٹ ہو گورو گرتھ صاحب میں بابا فرید کا یہ کلام بھی
درج ہے۔ گورو گرتھ صاحب میں درج سارا کلام موسیقی کے
مختلف راگوں کی بنا پر ترتیب دیا گیا ہے۔ چنانچہ شیخ فرید
کا یہ کلام آسا راگ میں ہے *

دلہوں محبت جن سے ای سچیا
جن من ہو رہا مکھ ہو رہا سے کانڈرے کچیا
جو سچے دل سے لو لگاتے ہیں۔ وہی خدا کے سچے عاشق ہیں۔ جن کے دل میں ایک بات
اور نہ بالی پر دوسری بات ہو۔ وہ سچے عاشق ہیں۔

رہ تے عشق خدا سے رنگ ویدار کے
وسریا جن نام تے جھوٹے بھار تھئے
سچے عاشق خدا کے دیدار کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اور جھوٹے عاشق خدا کو بھول کر
اس زمین پر ایک بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ ا۔۔۔ راؤ (راؤ) سے مراد یہ ہے کہ ذرا کو۔ اور
شعر کے مفہوم پر غور و فکر کرو)



آپ لئے لڑائے در درویش سے
تن دھن جھیندری ماؤ آئے سہیل سے

وہ درویش جو سچے عاشق ہیں۔ انھیں اپنے محبوب (خدا) نے اپنے دامن میں سمولیا ہے۔ یعنی اپنا بنالیا ہے۔ ایسے درویشوں کو جہنم دینے والی ماں خوش قسمت ہے اور ان کا دنیا میں آنا ایک نیک فعل ہے۔



پروردگار! ایاں اگم ایو انت توں
جنہاں کچھا تا سپر جمال پیرموں

اے پروردگار! تو خدا رکھتے ہو۔ تجھ تک کسی کی پہونچ یا رسائی نہیں۔ اور تیرا کوئی انت نہیں پاسکتا۔ جن لوگوں نے تیری حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ میں ان کے قدم چومتا ہوں۔



تیری پناہ خدائے توں بخشندگی
شیخ فرید کے تیرے دیکھے بندگی

اے خدا! تیرا ہی آسرا ہے۔ تو ہی بخشندہ والا ہے۔ شیخ فرید کو بھی یہ بھیک دے کہ وہ تیری بندگی کرتا رہے۔



